اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

اسلامی بنکاری اور بیع سَلَم

اوگی ایبٹ آباد سے مجلہ فقہ اسلامی کے قاری جناب قاضی شکیل الرحمٰن تنولی نے لکھا ہے کہ اسلامی بنک یہاں بعض زمینداروں اور باغات کے مالکان سے بیع سلم کی بات کرتے ہیں اس کے احکام کی وضاحت مطلوب ہے۔

اسلامی بنکاری میں جو طریقہ ہائے تجارت و سرمایہ کاری رائج ہیں ان میں سے ایک بیع سلم ہے۔بیع سلم کا طریقہ نیا نہیں بلکہ فقہ وفتاوی کی کتب میں اس کی تفصیلات موجود و مذکور ہیں۔

اسلامی بنکاری کے لئے جب علمائے کرام نے مختلف طرق تجارت وفنانس (Finance) تجویز کئے تو ان میں بیع سلم کو بھی رکھا۔فقہائے اسلام کو اللہ تعالی اجر عطا فرمائے انہوں نے قرآن وسنت سے احکام کا استنباط کرنے میں کمال مہارت سے کام لیتے ہوئے ہمارے لئے شریعت کے احکام کو آسان کر کے بیان کر دیا۔

آسان لفظوں میں بیع سلم کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ نقد دام کے عوض مال کا ادھار سودا ہے ۔یعنی رقم پیشگی ادا کر کے سامان بک کرلیا جائے' جیسے گندم یا چاول کی تھوک(Bulk) خریداری میں زمینداروں کو رقم پیشگی ادا کر کے یہ طے کر لینا کہ فصل کٹائی کے بعد تیار ہو کر ساری ہماری ہی ہوگی' یا موجود جنس کی اتنی مقدار ہم لے جائیں گے۔بیع سلم میں استثنائی طور پر اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ بائع ایسا مال فروخت کرے جو سردست اس کے پاس تیار نہیں۔

وہ سامان جن میں عقد سلم ہوتا ہے، اس میں ہر وہ چیز ہو سکتی ہے جس کی بیع جائز ہو، اس کے اوصاف متعین ہو کر بیان کیے جا سکتے ہوں اور وہ ذمہ میں دین ہو سکتی ہو، خواہ وہ چیز خام مال یا مزروعات یا مصنوعات میں سے ہو۔بیع سلم اسلامی بنکاری کے بعض معاملات میں بہت مفید ہے' اہل علم نے بیع

سلم کے بارے میں لکھا ہے کہ عقد سلم کو زراعتی اور صنعتی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر رائج سامانوں اور مصنوعات کے پروڈکشن اور ایکسپورٹ کے سابقہ مراحل کی سرمایہ کاری میں، بایں طور کہ عقد سلم کے ذریعے انھیں خرید لیا جائے اور مناسب نرخوں پر دوبارہ ان کی مارکیٹنگ کردی جائے۔

عقد سلم کو مختلف پیشوں سے وابستہ لوگوں اور چھوٹے مزارعین اور صنعت کاروں کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے بایں طور کہ ساز وسامان اور مشینوں کی صورت میں پروڈکشن کے لوازم یا ان کی بعض خصوصیات سول کے بدلے سلم کے سرمایہ کے مثل ابتدائی مواد فراہم کردیا جائے اور دوبارہ اس کی مارکیٹنگ کی جائے۔

بیع سلم کی کچھ شرائط ہیں جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا معاہدہ جائز ہے ورنہ نہیں۔

پہلی شرط تو یہ کہ جس مال کی خریداری کے لئے ٹرانزیکشن ہورہی ہے اس کی جنس بیان کرنا ضروری ہے، جیسے کروڈ آئل، یا جیوٹ یا رائس، اگر جنس بیان کرنے کی بجائے صرف مال کا لفظ استعمال کیا یا زرعی اجناس میں صرف غلہ کہہ دیا تو یہ سودا (بیع) جائز نہیں۔ اور ٹرانزیکشن شریعہ کمپلائنٹ (Shariah compliant) نہ ہوگی۔

دوسری شرط جنس کی قسم کا تعین ہے جیسے چاول ہیں تو کونسی قسم کے باسمتی یا کوئی اور، آئل ہے تو کونسا آئل، اگر صرف چاول کہا یا صرف آئل کہا تو بھی بیع سلم کی یہ ٹرانزیکشن شریعہ کمپلائنٹ (Shariah compliant) نہ ہوگی۔ اور بیع ناجائز قرار پائے گی۔

تیسری شرط مبیع (article of sale) کی صفت (Quality) کا بیان کرنا ہے یعنی درجہ اول دوم، اعلیٰ، ادنیٰ، فائن کوالٹی یا ریفائنڈ کوالٹی وغیرہ۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ مقدار (Quantity) کا تعین کیا جائے۔ کہ کتنے کلو، من یا ٹن، اور اگر مبیع از قسم معدود ہے تو اس کی تعداد نیز اس بات کا تعین کہ فی کلو، فی من یا فی ٹن قیمت کیا ہوگی۔

پانچوین شرط میعاد (Date of Delivery) کا مقرر کرنا ہے کہ مال کب اٹھایا

جائے گا۔اس میں کتب فقہ میں کم ازکم مدت ایک ماہ مقرر ہے۔زیادہ کا اختیار ہے۔ بہرصورت عقد سلم کے لیے معلوم مدت کی تعیین ضروری ہے۔ یاتو اس کے لیے کوئی تاریخ متعین کردی جائے یااسے کسی ایسے امر سے متعلق کر دیا جائے جس کا پیش آنا یقینی ہو،خواہ اس کے وقوع کی مدت میں معمولی کمی بیشی ہوجائے جوتنازعہ تک پہنچانے والی نہ ہو،مثلاً کٹائی کا موسم۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ مبیع اگرکسی جگہ پہنچانا طے پایا ہوتو اس جگہ کا تعین اور ٹرانسپورٹ کی نوعیت کا تعین بھی کرنا ہوگا مثلا فلاں گاؤں سے فلاں شہر کے فلاں ایریا اورفلاں گوڈاؤن یا شپنگ کمپنی کے آفس تک یا سی پورٹ وغیرہ۔نیز بائی روڈ' بائی ائریا بائی شپ۔

ساتویں شرط' ثمن کا تعین یعنی قیمت میں کرنسی کا تعین کرنا بھی ضروری ہے کہ یورو میں خریداری ہورہی ہے یاڈالر میں یاروپے میں۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ ثمن کی ادائیگی اسی مجلس میں ہوجائے۔کیونکہ عقد سلم کے وقت اسی مجلس میں ثمن پر قبضہ ہونا شرط ہے۔ہاں اس میں دو تین روز تک کی تاخیر معاہدہ میں طے ہوجائے تو جائز ہے لیکن کسی بھی صورت ادائیگی کی مدت عقد سلم کی مدت کے برابر یااس سے زائدنہیں ہونی چاہئے۔

نویں شرط یہ کہ(مبیع) وہ چیز جسے کی سلم کے ذریعہ بیع کی جارہی ہے ایسی ہوکہ معاہدہ سلم کے دن سے معاہدہ ختم ہونے تک بازاروں میں دستیاب ہو۔مثلا نئی گندم کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا عقد سلم کرنا جائزنہیں۔جیسا کہ درمختار کتاب البیوع باب السلم میں ہے کہ **لا یصح فی منقطع لا یوجد فی الاسواق من وقت العقد الی وقت الاستحقاق' ولا فی حنطة حدیثة قبل حدوثها لانها منقطعة فی الحال.**

عقد سلم کرنے والا(خریدار)اس شخص سے جس سے عقد سلم کیا گیا ہے(بائع) کوئی چیز بطور رہن لے لے یاکسی کوضامن بنائے،اس میں شرعاً کوئی مانع نہیں ہے جس شخص سے سلم کا معاملہ کیا گیا ہے، اگروہ مدت پوری ہونے پر وہ چیز جس کے لیے معاملہ ہوا تھا، نہ فراہم کر سکے تو عقد سلم کرنے والے (خریدار) کواختیار ہے،چاہے انتظار کرے یہاں تک کہ اسے وہ چیز فراہم ہوجائے یا معاملہ کوفسخ کرکے اپنا

سرمایہ واپس لے لے۔ اگر چیز فراہم کرنے سے عاجزی تنگی کی وجہ سے ہو تو کشادگی حاصل ہونے تک مہلت دی جانی چاہئے۔ جس چیز کے لیے عقد سلم ہوا ہے، اسے فراہم کرنے میں تاخیر کی صورت میں کسی مالی اضافہ کی شرط عائد کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ سلم دَین سے عبارت ہے اور دَین کی واپسی میں تاخیر کی صورت میں زیادتی کی شرط جائز نہیں ہے۔

دَین کو عقد سلم میں رأس المال بنانا جائز نہیں، اس لیے کہ یہ ''دَین کی بیع دین سے'' کے قبیل سے ہے ،جو نا جائز ہے۔

عصر حاضر میں عقد سلم اسلامی اقتصادیات۔ اور اسلامی بینکوں کی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کا ایک اعلیٰ درجے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اس لیے کہ اس میں لچک ہے اور اس کے ذریعے مالیات کی مختلف ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے مختصر مدت، اوسط مدت اور طویل مدت کی سرمایہ کاری کی مختلف ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ مختلف طبقات اور متعدد پیشوں سے متعلق لوگوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے خواہ وہ کسان ہوں یا کاریگر یا ٹھیکیدار یا تاجر۔ اسی طرح وہ تجارت کے ابتدائی اخراجات اور سرمایہ کے دیگر اخراجات میں سرمایہ کاری کا ذریعہ ہے۔

چنانچہ عضر حاصر میں عقد سلم کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

عقد سلم مختلف زراعتی کاموں میں سرمایہ کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی بینک ان مزارعین سے معاملہ کرے گا جن کے بارے میں توقع ہو کہ کٹائی کے زمانے میں ان کے محصولات سے ان کے پاس سامان آجائے گا اور اگر وہ اپنے محصولات سے طے شدہ سامان فراہم نہ کر سکے تو دوسروں کے محصولات سے خرید کر اسے فراہم کر دیں گے۔ اس طرح بینک اس سرمایہ کاری سے انھیں خوب فائدہ پہنچائے گا اور پیداوار کے لیے مال کی عدم موجودگی کی پریشانی دور ہو جائے گی۔

اسلامی بنک سلم کے ذریعہ اسلامی تجارت ومعیشت کو فروغ دے سکتے ہیں بشرطیکہ حقیقی سلم ہو اور محض شکلی وصوری نہ ہو۔ .... ہم نے اختصار سے بیع سلم کی تعریف اور اس کی بعض شرائط وتفصیلات بیان کردی ہیں تاہم بیع سلم کے مفصل احکام کتب فقہ میں موجود ہیں جن کا مطالعہ اس طریقہ تجارت کو سمجھنے کے لئے نہایت مفید ہوگا۔

☆ فقہ المعاملات پر اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد مجلّہ ☆